# تکبیر رکوع بلند آواز سے نہ کہنے سے امام پر سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

**مجیب:** ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-2826

**تاریخ اجراء:** 21ذوالحجۃ الحرام 1445ھ/28جون 2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

جماعت سے نماز پڑھتے ہوئے امام صاحب نے پہلی رکعت میں رکوع کی تکبیر بلند آواز سے نہیں کہی، پیچھے کھڑے ایک مقتدی نے بلند آواز سے تکبیر کہی، جس سے مقتدی رکوع میں چلے گئے، پھر امام صاحب نے بغیر سجدہ سہو کئے نماز مکمل کرلی، تو کیا وہ نماز درست ہوگئی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

امام کا تکبیراتِ انتقالات یعنی رکوع و سجود وغیرہ کی تکبیریں بلند آواز سے کہنا سنت ہے، واجب نہیں، اور سنت کے ترک سے نماز ہو جاتی ہے، سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوتا، لہذا پوچھی گئی صورت میں امام صاحب نے جو رکوع کی تکبیر بلند آواز سے نہ کہی، تو چاہے ایسا جان بوجھ کر کیا، یا بھول کر بہر صورت اس سے نماز درست ہوگئی، اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوا۔ نیز امام کی آواز نہ آنے پر مقتدی کی تکبیر پر، دیگر مقتدیوں کا رکوع میں جانا بھی درست تھا، کیونکہ امام کی اقتدا چاہے خود امام کی آواز سن کر ہو، یا کسی مکبر کی آواز کو سُن کر ہو، بہر صورت یہ اپنے امام کی اتباع و اقتدا ہی کہلاتی ہے، لہذا مقتدی کی تکبیر سُن کر رکوع کرنے سے بھی نماز میں کوئی فساد نہیں آیا، وہ نماز درست ہوگئی۔

**امام کے بلند آواز سے تکبیر کہنے کے متعلق** مراقی الفلاح میں ہے: "ویسن جھر الامام بالتکبیر" ترجمہ: امام کا جہر سے تکبیر کہنا سنت ہے۔ (مراقی الفلاح، صفحہ 143، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: "امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال سب میں جہر (بلند آواز کرنا) مسنون ہے"۔ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 3، ص 521، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

**سنن و مستحبات کے ترک پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا،** جیسا کہ بہارِ شریعت ہی میں ہے:"سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں، بلکہ نماز ہوگئی۔(بھارشریعت،ج1،حصہ 4،ص709،مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**اقتدا کے درست ہونے میں اصل مقتدیوں کو اپنے امام کے حال کا معلوم ہونا ہے، چاہے یہ امام کی آواز سن کر ہو یا مکبر کی آواز سے ہو،** چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(والحائل لا یمنع)الاقتداء(ان لم یشتبہ حال امامہ)بسماع أو رؤیۃ"ترجمہ:اگر امام کا حال مقتدیوں پر سننے یا دیکھنے کے ذریعے سے مشتبہ نہ ہوتا ہو، تو امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی چیز کا حائل ہونا، اقتدا کیلئے رکاوٹ نہیں ہوگا۔

در مختار کی عبارت"بسماع"کی وضاحت کرتے ہوئے، علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں ارشاد فرماتے ہیں:"أی من الامام أو المکبر"ترجمہ:یعنی امام، یا مکبر کی آواز سننے سے(اگر امام کے حال کا علم ہوتا ہو، تو اقتدا درست ہوگی)۔(تنویرالابصارمع درمختارورد المحتار،جلد2،باب الامامۃ،صفحہ402،دار المعرفۃ،بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم


Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net